بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خلاصہ تفسیر قرآن (پارہ نمبر:12)

سورۃ ھود کا نام اللہ کے نبی سیدنا ھود علیہ السلام کے نام پر رکھا گیا ہے۔ یہ مکی سورت ہے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ کے قیام کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ پچھلی سورت اللہ کے نبی سیدنا یونس علیہ السلام کے نام پر تھی۔ سابقہ سورت میں ان لوگوں کا تذکرہ تھا جو وحی اور قرآن میں شک کر رہے تھے۔ اور سورۃ ھود میں عقیدہ آخرت کی وضاحت اور ان لوگوں کا تذکرہ جو آخرت کے برپا ہونے میں شک کرتے ہیں۔ انھیں دلائل سے سمجھایا بھی گیا ہے اور انھیں توبہ واستغفار کرنے کی دعوت بھی دی گئی ہے۔ اور اعراض کرنے کی صورت میں عذاب کی دھمکی دی گئی ہے:

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّنِي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ (سورة هود: 2۔3)

یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، بے شک میں تمھارے لیے اس کی طرف سے ایک ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں۔ اور یہ کہ اپنے رب سے بخشش مانگو، پھر اس کی طرف پلٹ آؤ تو وہ تمھیں ایک معین مدت تک اچھا ساز وسامان دے گا اور ہر زیادہ عمل والے کو اس کا زیادہ ثواب دے گا اور اگر تم پھر گئے تو یقینا میں تم پر ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے قانون ہلاکت اور قانون استبدال کی وضاحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کس وقت اور کونسے گنا ہوں یا کن وجوہات کی بنیاد پر کسی قوم کو ہلاک کرتا ہے، اور کن لوگوں کو ہلاکت اور عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔

○ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ آپ دن بدن کمزور اور بڑی تیزی کے ساتھ بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شَيَّبَتْنِي هُودٌ ، وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

مجھے سورۃ ھود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

[جامع ترمذی:3297۔صحیح]

مشرکین عرب آخرت کو دوبارہ زندہ ہونے کو جادو قرار دیتے تھے:

مشرکین عرب دنیوی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے، مرنے کے بعد اٹھنے کے قائل نہ تھے، وہ آخرت کو دوبازہ زندہ ہونے کو جادو قرار دیتے تھے۔ وہ اپنے تکبر اور گھمنڈ میں اتنے بے خوف تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو بطور چیلنج کہتے تھے کہ عذاب حق ہے، تو آتا کیوں نہیں؟

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ(سورة هود : 7-8)

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا، تا کہ وہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے۔ اور یقیناً اگر تو کہے کہ بے شک تم موت کے بعد اٹھائے جانے والے ہو تو وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، ضرور ہی کہیں گے یہ تو کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔ اور بلاشبہ اگر ہم ان سے عذاب کو ایک گنی ہوئی مدت تک مؤخر کر دیں تو یقیناً ضرور کہیں گے اسے کیا چیز روک رہی ہے؟ سن لو! جس دن وہ ان پر آئے گا تو ان سے ہٹایا جانے والا نہیں اور انھیں وہ چیز گھیر لے گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

○ تب اللہ تعالیٰ نے آخرت کا انکار کرنے والوں کو دنیا میں عذاب کی دھمکی دی:

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ أُولَئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ (سورة هود:19-20)

جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں اور آخرت کے ساتھ کفر کرنے والے بھی وہی ہیں۔ یہ لوگ کبھی زمین میں عاجز کرنے والے نہیں اور نہ کبھی ان کے لیے اللہ کے سوا کوئی مددگار رہیں، ان کے لیے عذاب دگنا کیا جائے گا۔ وہ نہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ دیکھا کرتے تھے۔

معذب اقوام کا تذکرہ:

اللہ تعالیٰ نے عذاب مانگنے والوں کو چھ اقوام کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ان اقوام کے پاس ان کے

انبیاء علیہم السلام تشریف لائے، انھیں توحید کی دعوت دی اور اعراض کی صورت میں انھیں عذاب کی دھمکی دی۔ مگر وہ بھی انبیاء کی نبوت کے منکر اور ان کی تعلیمات میں شک کرنے والے تھے۔ اس لیے ان پر اللہ تعالی کا عذاب آیا، اور وہ اپنی تمام تر طاقت کے باوجود ہلاک ہو گئے۔

سیدنا نوح علیہ السلام اور ان کی قوم:

نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تک دعوت توحید دی، انھیں فرمایا:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ (سورۃھود 25۔26)

اور بلاشبہ یقینا ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا، بے شک میں تمھارے لیے صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ کہ تم اللہ کے سوا (کسی کی) عبادت نہ کرو۔ بے شک میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

○ قوم نے ان کی دعوت پر غور وفکر کرنے کی بجائے، انھیں جواب دیا:

قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ(سورة هود: 32)

انھوں نے کہا اے نوح! بے شک تو نے ہم سے جھگڑا کیا، پھر ہم سے بہت جھگڑا کیا، پس لے آ ہم پر جس جس کا تو ہمیں وعدہ دیتا ہے، اگر تو سچوں سے ہے۔

کشتی بنانے کا حکم:

جب ساڑھے نو سو برس کی محنت کے باوجود بھی قوم انکار پر مصر رہی، تب سیدنا نوح علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی اور مایوسی کا اظہار کیا، تب اللہ تعالیٰ نے انھیں کشتی بنانے کا حکم دیا:

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ حَتَّى إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ (سورة هود: 37۔40)

اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا اور مجھ سے ان کے بارے میں بات نہ

کرنا جنھوں نے ظلم کیا، یقیناوہ غرق کیے جانے والے ہیں۔اوروہ کشتی بناتا رہااور جب کبھی اس کے پاس سے اس کی قوم کے کوئی سردار گزرتے اس سے مذاق کرتے۔وہ کہتا اگر تم ہم سے مذاق کرتے ہوتو ہم تم سے مذاق کرتے ہیں، جیسے تم مذاق کرتے ہو۔پس تم جلد ہی جان لوگے کہ وہ کون ہے جس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کر دے گا اور کس پر دائمی عذاب اترتا ہے۔یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ گیا اور تنور ابل پڑا تو ہم نے کہا اس میں ہر چیز میں سے دو قسمیں (نرو مادہ) دونوں کو اور اپنے گھر والوں کو سوار کر لے،سوائے اس کے جس پر پہلے بات ہو چکی اور ان کو بھی جو ایمان لے آئے اور اس کے ہمراہ تھوڑے سے لوگوں کے سوا کوئی ایمان نہیں لایا۔

سیدنا نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے سے مکالمہ:

نوح علیہ السلام کی بیوی مشرکہ تھی ، ایمان نہیں لائی تھی ، بچوں پر عام طور پر ماں کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔سیدنا نوح علیہ السلام کے چھ بیٹے تھے،ان میں سے پانچ ایمان لائے ،اور ایک ایمان نہ لایا۔جب عذاب کا آغاز ہوا، اور نوح علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو کشتی میں سوار کیا، وہ چونکہ منکر تھا،سوار نہ ہوا۔سیدنا نوح علیہ السلام نے سوچا کہ شائد آج عذاب دیکھ کر مان جائے ،تو اسے کشتی پر سوار ہونے کی دعوت دی:

وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَى نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ قَالَ سَآوِي إِلَى جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ (سورة هود: 42-43)

اور وہ انھیں لے کر پہاڑوں جیسی موج میں چلی جاتی تھی،اور نوح نے اپنے بیٹے کو آواز دی اور وہ ایک علیحدہ جگہ میں تھا،اے میرے چھوٹے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ (شامل) نہ ہو۔ اس نے کہا میں عنقریب کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا، جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔کہا آج اللہ کے فیصلے سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے اور دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی تو وہ غرق کیے گئے لوگوں میں سے ہو گیا۔

○ جب وہ ڈوب گیا،تو آخر بیٹا تو تھا،سیدنا نوح علیہ السلام کو بڑی تکلیف ہوئی،تب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ،اور اسے بچانے کی استدعا کی:

وَنَادَى نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي

أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ(سورۃھود: 45۔47)

اور نوح نے اپنے رب کو پکارا، پس کہا اے میرے رب! بے شک میرا بیٹا میرے گھر والوں سے ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ فرمایا اے نوح! بے شک وہ تیرے گھر والوں سے نہیں، بے شک یہ ایسا کام ہے جو اچھا نہیں، پس مجھ سے اس بات کا سوال نہ کر جس کا تجھے کچھ علم نہیں۔ بے شک میں تجھے اس سے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے ہو جائے۔ اس نے کہا اے میرے رب! بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے اس بات کا سوال کروں جس کا مجھے کچھ علم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں خسارہ پانے والوں سے ہو جاؤں گا۔

عذاب کا اختتام اور کشتی بطورِ نشانی:

جب نافرمان تباہ ہو گئے، تب اللہ تعالیٰ نے آسمان کو تھم جانے اور زمین کو پانی پی لینے کا حکم دیا:

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ(سورۃ ھود: 44)

اور کہا گیا اے زمین! تو اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تو تھم جا اور پانی نیچے اتار دیا گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور وہ جودی پر جا ٹھہری اور کہا گیا ظالم لوگوں کے لیے دوری ہو۔

قرآن مجید نے دو چیزوں کے بطور نشانی محفوظ ہونے کا اعلان کیا ہے، ایک فرعون کی نعش، دوسری نوح علیہ السلام کی کشتی۔ کشتی نوح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَحَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ (سورۃ القمر :13۔15)

اور ہم نے اسے تختوں اور میخوں والی (کشتی) پر سوار کر دیا۔ جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی، اس شخص کے بدلے کی خاطر جس کا انکار کیا گیا تھا۔ اور بلا شبہ یقینا ہم نے اسے نشانی بنا کر چھوڑا، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟

کہا جاتا ہے کہ یہ کشتی آج بھی ترکی کے جودی پہاڑ پر موجود ہے۔

سیدنا ھود علیہ السلام اور ان کی قوم عاد:

قوم نوح کے بعد اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو عروج عطا فرمایا، لوگ دین پر چلتے رہے، پھر ایک وقت آیا کہ وہ

لوگ بھی دین سے دور ہوتے چلے گئے۔تب اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لیے سیدنا ھود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا:

وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلَا تَعْقِلُونَ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ(سورة هود : 50_52)

اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (بھیجا)۔اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں۔تم تو محض جھوٹ باندھنے والے ہو۔اے میری قوم! میں تم سے اس پر کسی مزدوری کا سوال نہیں کرتا، میری مزدوری اس کے سوا کسی پر نہیں جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔تو کیا تم نہیں سمجھتے؟ اور اے میری قوم! اپنے رب سے بخشش مانگو، پھر اس کی طرف پلٹ آؤ، وہ تم پر بادل بھیجے گا، جو خوب برسنے والا ہو گا اور تمھیں تمھاری قوت کے ساتھ اور قوت زیادہ دے گا اور مجرم بنتے ہوئے منہ نہ موڑو۔

○ قوم نے سر تسلیم خم کرنے کی بجائے جواب دیتے ہوئے کہا:

قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ (سورة هود53_54)

انھوں نے کہا اے ہود! تو ہمارے پاس کوئی واضح دلیل لے کر نہیں آیا اور ہم اپنے معبودوں کو تیرے کہنے سے ہرگز چھوڑنے والے نہیں اور نہ کسی طرح تجھ پر ایمان لانے والے ہیں۔ہم اس کے سوا کچھ نہیں کہتے کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تجھے کوئی آفت پہنچا دی ہے۔اس نے کہا میں تو اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ بے شک میں اس سے بری ہوں جو تم شریک بناتے ہو۔

یعنی وہی جواب اور وہی انداز جو آج کل کے دربار پرست دیتے ہیں، کہ بابا ٹانگ توڑ دے گا۔بابا بھینس کا دودھ خشک کر دیتا ہے، بابا چارپائی پر ڈال دیتا ہے۔وغیرہ

○ تمام تر کوشش کے باوجود قوم نے دعوت کو تسلیم نہ کیا، تب اللہ تعالیٰ نے ان پر ہوا کا عذاب بھیجا:

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَنَجَّيْنَاهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ (سورة هود:58)

اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے ہود کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ہمراہ ایمان لائے تھے، اپنی طرف سے عظیم رحمت کے ساتھ نجات دی اور انھیں ایک بہت سخت عذاب سے بچا لیا۔
اللہ تعالیٰ نے عذاب کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ (الحاقة :6-8)

اور جو عاد تھے وہ سخت ٹھنڈی، تند آندھی کے ساتھ ہلا کر دیئے گئے، جو قابو سے باہر ہونے والی تھی۔ اس نے اسے ان پر سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلائے رکھا، سو توان لوگوں کو اس میں اس طرح (زمین پر) گرے ہوئے دیکھے گا جیسے وہ کھجوروں کے گرے ہوئے تنے ہوں۔ تو کیا توان کا کوئی بھی باقی رہنے والا دیکھتا ہے؟

سیدنا صالح علیہ السلام اور ان کی قوم ثمود:

قوم عاد کے بعد قوم ثمود کو عروج عطا کیا گیا، یہ بھی کوئی پانچ سو سال کے بعد آہستہ آہستہ راہ راست سے بھٹک گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لیے سیدنا صالح علیہ السلام کو بھیجا، انھوں نے توحید کی دعوت، اور اپنی گناہوں کی معافی مانگنے کی ترغیب دی، مگر قوم نے دعوت کو تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا، اور کہنے لگے:

قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَذَا أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (سورة هود:62)

انھوں نے کہا اے صالح! یقیناً تو ہم میں وہ تھا جس پر اس سے پہلے امیدیں رکھی گئی تھیں، کیا تو ہمیں منع کرتا ہے کہ ہم ان کی عبادت کریں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے ہیں اور بے شک ہم اس بات کے بارے میں جس کی طرف تو ہمیں دعوت دیتا ہے، یقیناً ایک بے چین رکھنے والے شک میں ہیں۔

○ پھر انھوں نے سیدنا صالح علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ سامنے کے پہاڑ سے ایک دیوہیکل اونٹنی نکلے، ہمارے سامنے بچہ جنم دے۔ تب آپ کو نبی مانیں گے۔ چنانچہ سیدنا صالح علیہ السلام کی دعا سے ایسا ہی ہوا:

وَيَا قَوْمِ هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ (سورةهود: 64)

اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے، تمھارے لیے عظیم نشانی، پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں

کھاتی پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ، ورنہ تمھیں ایک قریب عذاب پکڑ لے گا۔

○اس کے باوجود قوم نے ایمان لانے کی بجائے اوٹنی کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں۔تب انھیں تین دن کا الٹی میٹم دے دیا گیا:

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِثَمُودَ (سورۃھود: 65-68)

توانھوں نے اس کی ٹانگیں کاٹ دیں،تو اس نے کہا اپنے گھروں میں تین دن خوب فائدہ اٹھالو، یہ وعدہ ہے جس میں کوئی جھوٹ نہیں بولا گیا۔ پھر جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے صالح کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے، اپنی طرف سے عظیم رحمت کے ساتھ بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بھی۔ بے شک تیرا رب ہی بے حد قوت والا، سب پر غالب ہے۔اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انھیں چیخ نے پکڑ لیا، تو انھوں نے اپنے گھروں میں اس حال میں صبح کی کہ گرے پڑے تھے۔ جیسے وہ ان میں رہے ہی نہ تھے۔سن لو! بے شک ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا۔سن لو! ثمود کے لیے ہلاکت ہے۔

سیدنا لوط علیہ السلام اور ان کی قوم:

اردن میں بحر مردار کے جنوب میں ایک قوم آباد تھی،جن میں بہت ساری اخلاقی برائی پھیل چکی تھیں۔ ان میں سے ایک مردوں سے جنسی خواہش پوری کرنا بھی تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے لوط علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔مگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے۔تب اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کرنے کا فیصلہ فرمایا۔سیدنا لوط علیہ السلام کے پاس انسانی شکل میں فرشتے آئے۔وہ بھی انھیں پہچان نہ سکے۔لوگ اپنی عادت بد کی وجہ سے ان کی طرف لپکے،سیدنا لوط علیہ السلام نے بہت منت سماجت کی، حتیٰ کہ اپنی لڑکیاں پیش کر دیں، کہ ان سے اپنی ضرورت پوری کر لو، مگر میرے مہمانوں کے سامنے مجھے رسوا نہ کرو:

وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ(سورة هود: 78-79)

اور اس کی قوم (کے لوگ) اس کی طرف بے اختیار دوڑتے ہوئے اس کے پاس آئے اور وہ پہلے سے

برے کام کیا کرتے تھے۔ اس نے کہا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں، یہ تمھارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں، تو اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھے رسوا نہ کرو، کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں؟ انھوں نے کہا بلاشبہ یقینا تو جانتا ہے کہ تیری بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں اور بلاشبہ یقینا تو جانتا ہے ہم کیا چاہتے ہیں۔

سیدنا لوط علیہ السلام کی پریشانی دیکھ کر فرشتوں نے کہا:

قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ (سورۃ ھود: 81-83)

انھوں نے کہا اے لوط! بے شک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں، یہ ہرگز تجھ تک نہیں پہنچ پائیں گے، سو اپنے گھر والوں کو رات کے کسی حصے میں لے کر چل نکل اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی۔ بے شک حقیقت یہ ہے کہ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو ان پر آئے گی۔ بے شک ان کے وعدے کا وقت صبح ہے، کیا صبح واقعی قریب نہیں۔ پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے اس کے اوپر والے حصے کو اس کا نیچا کر دیا اور ان پر تہ بہ تہ کھنگر کے پتھر برسائے۔ جو تیرے رب کے ہاں سے نشان لگائے ہوئے تھے اور وہ ان ظالموں سے ہرگز کچھ دور نہیں۔

سیدنا شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم:

مدین اور ایکہ کے باشندے بڑے مالدار اور تاجر پیشہ تھے، ان میں شرک کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور کاروباری بیماریاں پیدا ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لیے سیدنا شعیب علیہ السلام کو مبعوث فرمایا:

وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ (سورۃ ھود: 84-86)

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا)۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں اور ماپ اور تول کم نہ کرو، بے شک میں تمھیں اچھی حالت میں دیکھتا ہوں اور بے شک میں تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اور اے میری قوم! ماپ اور تول

انصاف کے ساتھ پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور زمین میں فساد کرتے ہوئے دنگا نہ مچاؤ۔ اللہ کا باقی بچا ہوا تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم مومن ہو اور میں ہرگز تم پر کوئی نگہبان نہیں ہوں۔

❍ تو قوم نے اصلاح کرنے کی بجائے، انھیں جواب دیتے ہوئے کہا:

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ(سورة هود:87)

انھوں نے کہا اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم انھیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے، یا یہ کہ ہم اپنے مالوں میں کریں جو چاہیں، یقیناً تو تو نہایت بردبار، بڑا سمجھ دار ہے۔

❍ مزید کہنے لگے:

قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ(سورة هود: 91)

انھوں نے کہا اے شعیب! ہم اس میں سے بہت سی باتیں نہیں سمجھتے جو تو کہتا ہے اور بے شک ہم تو تجھے اپنے درمیان بہت کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم ضرور تجھے سنگسار کر دیتے اور تو ہم پر ہرگز کسی طرح غالب نہیں۔

❍ تب اللہ تعالیٰ نے انھیں تباہ کرنے کا فیصلہ کیا:

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ (سورة هود: 94)

اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ہمراہ ایمان لائے تھے، اپنی خاص رحمت سے بچا لیا اور ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا تھا، چیخ نے پکڑ لیا، تو انھوں نے اپنے گھروں میں اس حال میں صبح کی کہ گرے پڑے تھے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا تذکرہ:

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعوت، اور انکار کی وجہ سے فرعونیوں کی تباہی کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد فرمایا:

ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْقُرَى نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ لَمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ

تَتْبِيبٍ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ(سورة هود: 100_103)

یہ ان بستیوں کی چند خبریں ہیں جو ہم تجھے بیان کرتے ہیں، ان میں سے کچھ کھڑی ہیں اور کچھ کٹ چکی ہیں۔اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا اور لیکن انھوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا، پھر ان کے وہ معبود ان کے کچھ کام نہ آئے جنھیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے، جب تیرے رب کا حکم آ گیا اور انھوں نے ہلاک کرنے کے سوا انھیں کچھ زیادہ نہ دیا۔اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے، جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے، اس حال میں کہ وہ ظلم کرنے والی ہوتی ہیں، بے شک اس کی پکڑ بڑی دردناک، بہت سخت ہے۔بے شک اس میں اس شخص کے لیے یقیناً ایک نشانی ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے، یہ وہ دن ہے جس کے لیے (سب) لوگ جمع کیے جانے والے ہیں اور یہ وہ دن ہے جس میں حاضری ہوگی۔

ان واقعات کو بیان کرنے کا مقصد:

سابقہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت اور محنت اور ان کی اقوام کے جوابات اور پھر ان کی تباہی کے واقعات بیان کرنے کا مقصد ایک طرف لوگوں کو تنبیہ کرنا ہے، دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کو حوصلہ اور تسلی دینا ہے۔

وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ(سورۃھود: 120)

اور ہم رسولوں کی خبروں میں سے ہر وہ چیز تجھ سے بیان کرتے ہیں جس کے ساتھ ہم تیرے دل کو ثابت رکھتے ہیں اور تیرے پاس ان میں حق اور مومنوں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی آئی ہے۔

سورۃ یوسف

سورۃ یوسف، غالباً مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی نبوی زندگی کے بارویں سال، سورۃ ھود سے پہلے نازل ہوئی۔اس واقعہ یوسف کے ذریعے مستقبل کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔کہ اہل مکہ محمد ﷺ کا انکار بلکہ انھیں قتل کرنے کے منصوبے صرف اس لیے بنارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عزت سے سرفراز کیا ہے۔جیسا کہ سیدنا یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کی عزت اور مقام دیکھ کر جل بھن گئے تھے۔تو پھر یاد رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو عزت سے نوازا تھا، اور بالآخر وہ وقت آنے والا ہے، جب محمد ﷺ یوسف علیہ السلام کی طرح صاحب اقتدار ہوں گے، اور تم ان کے رحم وکرم پر ہوں گے۔

سیدنا یوسف علیہ السلام کا واقعہ واحد قصہ ہے جسے قرآن مجید نے تفصیل اور ترتیب سے بیان کیا ہے۔ اور اسے احسن القصص قرار دیا ہے۔

قرآن مجید کے نزول کا مقصد:

اللہ تعالیٰ نے تمھاری ہدایت کے لیے قرآن مجید نازل کیا ہے، اور تمہاری زبان میں ہے، اس لیے اس پر غور و فکر کرو۔

الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ (سورة يوسف : 1-3)

یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔ بے شک ہم نے اسے عربی قرآن بنا کر نازل کیا ہے، تاکہ تم سمجھو۔ ہم تجھے سب سے اچھا بیان سناتے ہیں، اس واسطے سے کہ ہم نے تیری طرف یہ قرآن وحی کیا ہے اور بے شک تو اس سے پہلے یقیناً بے خبروں سے تھا۔

سیدنا یوسف علیہ السلام کا خواب:

سیدنا یوسف علیہ السلام نے بچپن میں ایک خواب دیکھا، کہ گیارہ ستارے اور سورج و چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں باپ سیدنا یعقوب علیہ السلام نبی تھے فوراً سمجھ گئے کہ میرا یہ بیٹا بڑا آدمی بنے گا، اس لیے از راہ احتیاط فرمایا:

قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (سورة يوسف :5-6)

اس نے کہا اے میرے چھوٹے بیٹے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا، ورنہ وہ تیرے لیے تدبیر کریں گے، کوئی بری تدبیر۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اور اسی طرح تیرا رب تجھے چنے گا اور تجھے باتوں کی اصل حقیقت سمجھنے میں سے کچھ سکھائے گا اور اپنی نعمت تجھ پر اور آل یعقوب پر پوری کرے گا، جیسے اس نے اس سے پہلے وہ تیرے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی۔ بے شک تیرا رب سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔

بھائیوں نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا:

اس خواب کے بعد سیدنا یعقوب علیہ السلام کی یوسف علیہ السلام سے محبت بڑھ گئی ۔ سوتیلے بھائیوں کو یہ ناگوار گزرا، انھوں نے یوسف علیہ السلام کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کا پروگرام بنالیا۔ ایک دن پکنک منانے اور شکار کھیلنے کے لیے جانے کا پروگرام بنالیا، باپ سے درخواست کی کہ یوسف کو ہمارے ساتھ بھیج دیں، سیدنا یعقوب علیہ السلام نے پہلے انکار کیا، پھر ماحول کو خراب ہوتا دیکھ کر اجازت دے دی۔ بھائیوں نے پہلے قتل کا پروگرام بنایا، پھر یہ سوچ کر کہ قتل بہت بڑا گناہ ہے، ہمارا مقصد تو یوسف کو باپ سے دور کرنا ہے، اس لیے کسی راستے کے کنویں میں ڈال دیں گے، تاکہ راہ چلتے، اسے اٹھا کر دوسرے شہر لے جائیں، اور وہاں جا کر بیچ دیں گے، ہماری جان چھوٹ جائے گی۔

سیدنا یوسف علیہ السلام شاہ مصر کے محل میں:

بھائیوں نے یوسف کو پکڑا اور مین روڈ کے قریب ایک کنویں میں ڈال دیا، اور رات ڈھلے گھر آ کر باپ کو کہانی سنادی کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے۔ اور ڈرامے میں حقیقی رنگ بھرنے کے لیے ان کی قمیص پر خون بھی لگا لیا۔

وہاں سے مصر جانے والے تاجروں کا ایک قافلہ گزرا، انھوں نے پانی بھرنے کی غرض سے ایک آدمی کو کنویں پر بھیجا، اس نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالا، اور وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مصر لے جا کر بیچ دیا۔ مصر کا بادشاہ انھیں خرید کر گھر لے گیا۔ اور اپنی بیوی سے کہنے لگا:

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَى أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ

(سورة یوسف 21-22)

اور جس شخص نے اسے مصر سے خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا اس کی رہائش باعزت رکھ، ہوسکتا ہے کہ ہمیں فائدہ دے، یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔ اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جگہ دی اور تاکہ ہم اسے باتوں کی اصل حقیقت میں سے کچھ سکھائیں اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچا تو ہم نے اسے بڑا حکم اور بڑا علم عطا کیا اور ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔

ملکہ مصر کا یوسف علیہ السلام پر فریفتہ ہونا:

سیدنا یوسف علیہ السلام نہایت خوبصورت تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدھی خوبصورتی اکیلے یوسف علیہ السلام کو عطا فرمائی تھی ۔اس نے یوسف علیہ السلام بہلانے اور پھسلانے کی کوشش کی ،مگر ناکام رہی ،ایک دن اس نے کمرے کا دروازہ بند کرکے یوسف علیہ السلام کوزنا کی دعوت دی ،مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں محفوظ رکھا۔ یوسف علیہ السلام نے بچنے کے لیے باہر کی طرف دوڑ لگادی ،اس نے پیچھے سے پکڑنا چاہا،تو یوسف علیہ السلام کی قمیص پیچھے سے پھٹ گئی ۔دونوں بھاگتے ہوئے جب باہر نکلے تو اچانک دیکھا کہ شاہ مصر دروازے پر موجود ہے ۔عورت نے فورا پینترا بدلا اور یوسف علیہ السلام پر تہمت لگادی۔ یوسف علیہ السلام حقیقت حال بتائی ،مگر ملکہ کے مقابلے میں ملازم کی کون سنتا ہے؟

سیدنا یوسف علیہ السلام جیل میں:

یہ بادشاہ کی عزت کا معاملہ تھا،اس پر مٹی ڈالنے کے لیے یوسف علیہ السلام کو جیل میں ڈال دیا گیا،اور یوسف علیہ السلام تقریباً نوسال تک جیل میں پڑے رہے۔اس جیل بادشاہ کے دو ملازم بھی قید تھے،جن پر بادشاہ کو قتل کرنے کا الزام تھا۔انھیں خواب آئی ،انھوں نے یوسف علیہ السلام سے اس کی تعبیر پوچھی ۔تو یوسف علیہ السلام نے انھیں دعوت توحید بھی دی ،اوران کے خواب کی تعبیر بھی بتائی ،ان میں سے ایک بتایا کہ تم اپنے عہدے پر بحال ہوجاؤ گے،اورقتل کردیا جائے گا۔اورویساہی ہوا جیسا کہ تعبیر میں بتایا تھا۔

کچھ وقت کے بعد شاہ مصر کو ایک خواب آئی ، اس نے اپنے وزیروں مشیروں اور علماء سے اس کی تعبیر معلوم کی ،مگر کوئی بھی درست تعبیر نہ کرسکا۔

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ (سورة يوسف: 43۔44)

اور بادشاہ نے کہا بے شک میں سات موٹی گائیں دیکھتا ہوں ،جنھیں سات دبلی کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے اور کچھ دوسرے خشک (دیکھتا ہوں)، اے سردارو! مجھے میرے خواب کے بارے بتاؤ، اگر تم خواب کی تعبیر کیا کرتے ہو۔انھوں نے کہا یہ خوابوں کی پریشان باتیں ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر بالکل جاننے والے نہیں۔

جیل میں رہنے والے ملازم کو یاد آیا،تو اس نے بادشاہ سے کہا: کہ اگر تم مجھے جیل میں جانے کی اجازت دو ،تو میں اس کی درست تعبیر معلوم کرکے آپ کو بتا سکتا ہوں ۔اجازت مل گئی ،تو بھاگتا ہوا سیدنا یوسف علیہ السلام کے

پاس آیا، اور خواب پیش کی، سیدنا یوسف علیہ السلام نے اس کی تعبیر بھی بتائی، اور درپیش مسئلہ کا حل بھی بیان کردیا۔

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ (سورة يوسف: 47-49)

اس نے کہا تم سات سال پے در پے کاشت کروگے تو جو کاٹو اسے اس کے خوشے میں رہنے دو، مگر تھوڑا سا وہ جو تم کھالو۔ پھر اس کے بعد بہت سخت سات برس آئیں گے، جو کھا جائیں گے جو کچھ تم نے ان کے لیے پہلے رکھا ہوگا مگر تھوڑا سا وہ جو تم محفوظ رکھو گے۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں پر بارش ہوگی اور وہ اس میں نچوڑیں گے۔

سیدنا یوسف علیہ السلام بادشاہ کے حضور میں:

اس تعبیر سے بادشاہ کو پتہ چلا کہ یوسف علیہ السلام عام ملازموں یا غلاموں کی طرح نہیں ہے، بلکہ پڑھا لکھا اور علمی شخصیت ہے۔ تب اس نے انھیں اپنے دربار میں طلب کیا۔ مگر یوسف علیہ السلام نے جیل سے باہر آنے سے انکار کردیا۔ کہ جب میرے پاک دامن پر جو داغ لگایا گیا ہے، اسے صاف نہیں کیا جاتا، میں جیل سے باہر نہیں آؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السلام کو داد دیتے ہوئے فرمایا: اگر میں ہوتا تو فوراً جیل سے باہر آجاتا۔

سیدنا یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی کا اظہار:

بادشاہ نے اپنی بیوی اور گھر کی دوسری خواتین کو طلب کیا، اور ان سے یوسف علیہ السلام کے متعلق پوچھا تو سب نے یک زبان کہا:

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ (سورة يوسف: 51)

اس نے کہا تمھارا کیا معاملہ تھا جب تم نے یوسف کو اس کے نفس سے پھسلایا؟ انھوں نے کہا اللہ کی پناہ! ہم نے اس پر کوئی برائی معلوم نہیں کی۔ عزیز کی بیوی نے کہا اب حق خوب ظاہر ہوگیا، میں نے ہی اسے اس کے نفس سے پھسلایا تھا اور بلاشبہ وہ یقیناً سچوں سے ہے۔

اس کے بعد سیدنا یوسف علیہ السلام جیل سے نکل کر بادشاہ کے مقرب وزیر کی کرسی پر براجمان ہوجاتے ہیں۔

پھر ان کے بھائی، ان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، یہ دلچسپ واقعہ اگلے سپارے میں بیان ہوا ہے۔

❀❀❀❀❀❀

رائٹر
الشیخ عبدالرحمن عزیز
03084131740
ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی	حافظ عثمان بن خالد مرجالوی	حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی
03086222418	03036604440	03086222416